مولانا محمد عبید اللہ عفیف

الاستفتاء

احوال آنکہ ہمارے گاؤں کی مسجد میں لاؤڈ سپیکر نہیں تھا۔ امام مسجد صاحب نے تجویز پیش کی کہ قربانی کی کھالیں جمع کر کے اور ان کو فروخت کر کے لاؤڈ سپیکر مسجد کیلئے خرید لیا جائے۔

مقتدیوں نے جواباً عرض کیا اس مسئلہ کے بارے میں تحقیق کرائی جائے کہ آیا قربانی کی کھالیں مسجد پر یا مسجد کے کسی دوسرے کام پر لگائی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ امام مسجد صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس مسئلے کے متعلق فتویٰ حاصل کر لیا ہے۔ قربانی کی کھالیں جمع کر لی گئیں اور ان کا نیلام عام کیا گیا جو رقم موصول ہوئی اس سے مسجد کے لئے لاؤڈ سپیکر خرید لیا گیا اور بقیہ رقم بھی مسجد کے تصرف میں لگائی گئی

مندرجہ بالا تحریر کی بنا پر جناب والا اس مسئلہ کے بارے میں کتاب و سنت کی روشنی میں مدلل اور وضاحت سے تحریر فرمائیں۔ ضروری گذارش ہے۔ سائل:

(محمد یوسف)

الجواب واسأل اللہ التوفیق علی دلالۃ التحقیق وھو الھادی الی سواء الطریق واضح ہو کہ قربانی کے چمڑے بوجوہ مسجد کی تعمیر اور اس کے متعلقہ سامان کی فراہمی میں نہیں لگ سکتے۔ اول یہ کہ یہ خاص مساکین، یتامیٰ اور در اصل دوسرے نادار لوگوں کا حق ہے یعنی قربانی کے چمڑوں کا مصرف صرف یہی لوگ ہیں۔ عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَہٗ اَنْ یقوم علی بُدنہٖ واَمَرَہٗ ان یقسم بُدنہٗ کُلّھا لحومھا وجلودھا وجلالھا فی المساکین ولا یعطی فی جَزارتھا منھا شیئاً۔ (متفق علیہ، صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۲۴)

حضرت علی کہتے ہیں مجھے نبی صلعم نے حکم دیا کہ میں آپؐ کے قربانی کے اونٹوں کی حفاظت کروں ان کا گوشت، ان کی کھالیں اور ان کے جھول پالان مسکینوں میں تقسیم کر دوں اور قصابوں کو اس میں اجرت نہ دوں۔

قال فی سبل السلام دل الحدیث علی انہٗ یتصدق بالجلود والجلال الخ (فتاویٰ نذیریہ ج ۳ ص ۲۴)

اس حدیث میں دلیل ہے کہ قربانی کے جانور کا چمڑا جھول وغیرہ بھی صدقہ کر دیا جائے۔

نووی لکھتے ہیں وفی ھذا الحدیث فوائد کثیرہ منھا انہٗ یتصدق بلحومھا وجلودھا وجلالھا وان لا یعطی الجزار منھا لان عطیۃ عوض عن عملہ فیکون معنیٰ بیع جزء منھا وذالک لا یجوز ص۴۲۳ اس حدیث میں بہت سے فوائد ہیں ایک یہ ہے کہ قربانیوں کے گوشت، چمڑے اور پلان صدقہ کر دیئے جائیں اور قربانی کا کوئی حصہ جزارت میں نہ دیا جائے۔ کیوں کہ یہ قربانی کی بیع کے حکم میں ہے جو کہ جائز نہیں۔

ثانی یہ کہ قربانی کی کھال بیچنا منع ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ چمڑا ہی مستحق کو دے دیا جائے۔ چنانچہ یہی امر بنص حدیث ثابت ہے۔ مسند احمد میں ہے واستمتعوا بجلودھا ولا تبیعوھا۔ فتاویٰ نذیریہ ص۲۴۱/۳ یعنی اس کے چمڑے سے خود فائدہ تو اٹھا سکتے ہو مگر بیچ نہیں سکتے۔

سنن الکبریٰ للبیھقی میں ہے آپ نے فرمایا من باع جلد اُضحیتہٖ فلا اُضحیۃ لہٗ فتاویٰ نذیریہ جس نے قربانی کا چمڑا بیچا اس کی قربانی نہیں ہوتی۔

صاحب السبل کہتے ہیں حکم الاضحیہ حکم الھدی فی انہٗ لا یباع لحمھا ولا جلدھا وانہٗ لا یعطی الجزار منھا شیأً اجرۃً فتاوی نذیریہ ص۲۴۱/۳ یعنی اضحیہ کا حکم ہدی کا سا ہے کہ ان کا گوشت اور چمڑے بیچے نہیں جا سکتے۔ اور نہ ہی قصاب کو مزدوری دی جا سکتی ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا مسجد یا اس کا متعلقہ سامان لاؤڈ سپیکر وغیرہ قربانی کی کھالوں کا مصرف ہرگز نہیں ہیں، قربانی کی کھالیں صرف فقراء، یتامیٰ اور دوسرے مستحقین کا حق ہے۔ بہتر تو یہی ہے کھال ہی مستحقین کے سپرد کر دی جائے تاہم فقراء و مساکین کی بہتری کے پیش نظر کھالیں فروخت کر کے ان کی قیمت فقراء، مساکین میں تقسیم کی جا سکتی ہے مگر پیسے وہی ہوں، تبدیل نہ کئے جائیں۔ فتاویٰ روپڑیہ ص۴۳۵/۲ کے مطابق حضرت محدث روپڑی اور فتاویٰ ثنائیہ ص۴۲۶/۱ اور ص۷۲۲/۱ کے مطابق شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری اور فتاویٰ نذیریہ ص۲۴۱/۳ کے مطابق حضرت شیخ الکل میاں نذیر حسین کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ اور اس ہیچ مرد کی رائے یہی ہے۔ لہٰذا فاتقوا اللہ ما استطعتم کے پیش نظر لاؤڈ سپیکر کو فروخت کر کے اس کی قیمت اور مسجد کو دی گئی بقایا رقم یعنی کھالوں کی ساری رقم فقراء میں تقسیم کر دینا ضروری امر ہے ورنہ قربانیاں اکارت جائیں گی، واللہ اعلم۔